CAMBRIDGE
International Education

Cambridge IGCSE™

URDU AS A SECOND LANGUAGE **0539/02**

Paper 2 Listening Comprehension **May/June 2024**

TRANSCRIPT **Approximately 45 minutes**

This document has **10** pages. Any blank pages are indicated.

© Cambridge University Press & Assessment 2024 **[Turn over**

[Pause 00’05”]

مشق نمبر: 1

سوال نمبر: 1 تا 8

سوال نمبر 1 تا 8 کے لیے آپ آٹھ مختلف حصے سُنیں گے۔ ہر سوال کا جواب دی گئی لائن پر تحریر کریں۔ آپ کا جواب مختصر ہونا چاہیے۔ آپ ہر حصے کو دو بار سنیں گے۔

[Pause 00’05”]
[Signal]
[Pause 00’03”]

سوال نمبر 1

F زارا: جنید، مجھے افسوس ہے کہ آج میں تمہارے ساتھ سینما نہیں جا سکوں گی۔

M جنید: کیوں بھئی! ایسی کیا بات ہو گئی؟

F زارا: دراصل میری بلی اچانک بیمار ہو گئی ہے اور مجھے آج شام اسے ڈاکٹر کو دکھانا ہے۔ کیوں نہ ہم یہ فلم اگلے ہفتے دیکھیں؟

M جنید: یہ تو شاید ممکن نہیں ہو گا، کیونکہ آج اس فلم کا آخری شو دکھایا جا رہا ہے۔ لیکن کوئی بات نہیں۔ ہم کچھ اور دیکھ لیں گے۔

[Pause 00’10”]
[Signal]
[Pause 00’05”]

سوال نمبر 2

F عورت: مجھے ایک کیک چاہیے جو زیادہ میٹھا نہ ہو۔

M دکاندار: جی ضرور یہ لیجیے۔ کیا آپ اس پر سالگرہ مبارک یا کوئی اور پیغام لکھوانا چاہیں گی؟

F عورت: نہیں اس کی ضرورت نہیں۔ میں اپنی سہیلی کے گھر جا رہی ہوں۔ یہ کیک اُسی کے لیے ہے۔

M دکاندار: چلیے پھر میں اس کو اچھے طریقے سے پیک کر دیتا ہوں تاکہ دیکھنے میں خوبصورت لگے۔

F عورت: جی ہاں یہ ٹھیک رہے گا۔ بہت شکریہ!

[Pause 00’10”]
[Signal]
[Pause 00’05”]

سوال نمبر 3

M مینیجر: ہیلو! السلام علیکم۔ لاہور ہوٹل۔ میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں؟

F رباب: وعلیکم السلام۔ کل میں نے آپ کے ہوٹل میں ایک شادی کی تقریب میں شرکت کی تھی۔ مجھے لگتا ہے میں اپنی گھڑی آپ کے ہوٹل میں بھول آئی ہوں۔ اس کے نچلے حصے پر سرخ رنگ کا دائرہ ہے۔ کیا آپ کو کہیں ملی ہے؟

M مینیجر: جی! آپ کی گھڑی ہمارے پاس محفوظ ہے۔ کسی بھی وقت آ کر لے جائیے۔

F رباب: بہت شکریہ۔

[Pause 00’10”]
[Signal]
[Pause 00’05”]

سوال نمبر 4

F ہیلو میں سدرہ ہوں۔ دراصل ایک مسئلہ ہو گیا ہے اسی لیے مجھے دیر ہو رہی ہے۔ امی کی گاڑی خراب ہو گئی ہے۔ مکینک کو آنے میں دو گھنٹے لگیں گے۔ میں پیدل ہی بس سٹاپ کے لیے نکل آئی تھی۔ میں ابھی یہاں پہنچی ہوں لیکن اگلے بیس منٹ تک کوئی بس نہیں ہے۔ مجھے تمہارے گھر پہنچنے میں تقریباً چالیس منٹ لگیں گے کیونکہ بس پندرہ منٹ لیتی ہے اور اس کے بعد تھوڑا پیدل چلنا ہے۔

[Pause 00’10”]
[Signal]
[Pause 00’05”]

سوال نمبر 5

M خالد: شازیہ! کیا تم کل نانا اور نانی سے ملنے جاؤ گی؟

F شازیہ: میرے پاس ہوم ورک ہے جو بدھ تک مکمل کرنا ہے۔ اس لیے میں نے ابو سے جمعرات کی شام کو جانے کا پوچھا ہے۔

M خالد: تو پھر انہوں نے کیا کہا؟

F شازیہ: ابو تو اس بات پر بہت خوش ہوئے، کیونکہ جمعے کو ان کی چھٹی بھی ہے۔

M خالد: چلو یہ تو اور بھی اچھی بات ہے۔ تم اپنے نانا اور نانی کے ساتھ زیادہ وقت گزار سکو گی۔

[Pause 00’10”]
[Signal]
[Pause 00’05”]

سوال نمبر 6

F تابندہ: فہیم، اگلے ویک اینڈ پر تم کیا کر رہے ہو؟

M فہیم: کچھ خاص نہیں۔ بچوں کے رسالے کے لیے ایک نظم لکھوں گا۔

F تابندہ: اوہ، تو تم ابھی تک اس رسالے کے لیے نظمیں لکھ رہے ہو؟ کس بارے میں ہے یہ نظم؟

M فہیم: یہ وقت کی اہمیت کے بارے میں ہے اور میری کوشش ہے کہ اس نظم میں بچوں کو موبائل فون کے نقصانات اور وقت کے صحیح استعمال سے آگاہ کروں۔

F تابندہ: ارے واہ! اب تو مجھے بھی اس رسالے کا انتظار رہے گا۔

[Pause 00’10”]
[Signal]
[Pause 00’05”]

سوال نمبر 7

M گاہک: السلام علیکم! میں یہ پارسل چین بھجوانا چاہتا ہوں۔ڈاک پر کتنا خرچ آئے گا؟

F کلرک: وعلیکم السلام۔آپ اسے ترازو پر رکھیے، میں آپ کو ڈاک کا خرچہ بتادوں گی۔کیا اس میں کوئی قیمتی چیز ہے؟

M گاہک: جی نہیں، اس میں کچھ ضروری کاغذات ہیں۔یہ بتائیے کہ اِسے مطلوبہ پتے پر پہنچنے میں کتنا وقت لگے گا؟

F کلرک: اِسے پہنچنے میں تقریباً دو ہفتے لگیں گے۔ڈاک کا خرچہ سات سو روپے ہوگا۔

M گاہک: یہ لیجیے پیسے۔شکریہ!

[Pause 00’10”]
[Signal]
[Pause 00’05”]

سوال نمبر 8

M طلبا و طالبات کی ملن پارٹی!

اگر آپ 2022 میں ویسٹ منسٹر اسکول میں گیارہویں جماعت میں پڑھتے تھے تو آپ کے لیے ایک ملن پارٹی کا انتظام کیا گیا ہے۔اتوار، 28 اگست، 2024 کو دوپہر 1 بجے ہم تاج محل ہوٹل میں جمع ہوں گے۔اگر آپ کے پاس اسکول کی پرانی تصویریں ہوں تو انہیں ساتھ لانا مت بھولیے گا۔ہوٹل کے باغیچے میں چائے پیش کی جائے گی اور تین بجے پروگرام کا آغاز ہوگا۔

[Pause 00’10”]
[Signal]
[Pause 00’05”]

مشق نمبر 1 ختم ہوئی۔اب آپ تھوڑی دیر میں مشق نمبر 2 سنیں گے۔پرچے میں دیے گئے مشق نمبر 2 کے سوالات پڑھیں۔

[Pause 00’30”]

© Cambridge University Press & Assessment 2024

مشق نمبر:2

سوال نمبر9

چیونٹیوں کے بارے میں ایک رپورٹ سنیں اور نیچے دیے گئے جملے ایک یا دو الفاظ لکھ کر مکمل کریں۔

آپ یہ رپورٹ دو بار سنیں گے۔

چیونٹی ایک عام سا کیڑا ہے، جو تقریباً دنیا کے ہر حصے میں پائی جاتی ہے۔ ماہرین حشرات کے مطابق چیونٹیاں بھی مکھیوں اور بھڑوں کے خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔ دنیا بھر میں ان کی بارہ ہزار سے زیادہ اقسام موجود ہیں جن کا مشترکہ وزن دنیا کی پوری انسانی آبادی سے زیادہ ہے۔ چھوٹی چیونٹیاں لمبائی میں 1 ملی میٹر سے بھی کم ہوتی ہیں اور کالی مرچ کی دھول کے چھوٹے ذرات کی طرح نظر آتی ہیں جبکہ سب سے بڑی چیونٹی کی لمبائی پانچ سینٹی میٹر تک ہو سکتی ہے۔ جو بات تمام چیونٹیوں میں مشترک ہے وہ یہ کہ ہر ایک چیونٹی میں ڈنک مارنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔

چیونٹیاں انتہائی منظم بستیاں بناتی ہیں جن میں ان کی تعداد لاکھوں تک ہو سکتی ہے۔ چیونٹیوں کی ذمہ داریوں میں بلوں کی نگرانی سے لے کر مزدوری تک ہر طرح کے کام شامل ہیں۔ بعض اقسام کی چیونٹیاں خود سے سو گنا زیادہ وزن اٹھانے کی طاقت رکھتی ہیں۔ چیونٹیوں کا شمار دنیا کی بہت زیادہ مشقت کرنے والی مخلوقات میں ہوتا ہے۔ ان کی بعض نسلیں ایسی بھی ہیں جن کی آنکھیں نہیں ہوتیں۔ زیادہ تر چیونٹیاں پانی میں 20 سے 24 گھنٹے تک زندہ رہ سکتی ہیں۔ چیونٹیاں سونگھنے کے لیے اپنے انٹینوں کا استعمال کرتی ہیں اور صفائی کا خاص خیال رکھتی ہیں۔ چیونٹیوں کی کالونی ملکہ کے حکم سے ہی چلتی ہے اور ایک ملکہ کی عمر 30 سال تک ہو سکتی ہے۔ اس کے برعکس مادہ چیونٹیاں ایک سے تین سال زندہ رہتی ہیں جبکہ نر چیونٹیوں کی عمر کچھ ہفتوں تک ہی ہوتی ہے۔

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ چیونٹیوں کے بغیر دنیا انتشار کا شکار ہو جائے گی۔ مٹی میں زیادہ دیر تک جان باقی نہیں رہے گی۔ سوکھے پتوں، مردہ کیڑوں مکوڑوں اور چھوٹے جانوروں سے زمین اس قدر آلودہ ہو جائے گی کہ یہاں رہنا ممکن نہیں ہوگا۔ پھول دار پودوں کی ہزاروں اقسام ختم ہو جائیں گی۔ ایک سائنس دان جس نے پچاس سال سے زیادہ عرصہ کیڑوں مکوڑوں کا مطالعہ کیا ہے اس کے مطابق زمین پر مٹی کی اوپری پرت کو الٹنے کے لیے چیونٹیوں کی اہمیت باقی تمام جانداروں سے زیادہ ہے۔ یہ ننھی مخلوق فاضل مادوں کو جمع کرنے اور زمین کو صاف کرنے میں سب سے بڑا کردار ادا کرتی ہے۔ شاید انسان چیونٹیوں سے ابھی اور بھی بہت کچھ سیکھ سکتا ہے۔

[Pause 00'30"]

اب آپ یہ رپورٹ دوبارہ سنیں۔

[Repeat]

مشق نمبر 2 ختم ہوئی۔ اب آپ تھوڑی دیر میں مشق نمبر 3 سنیں گے۔ پرچے میں دیے گئے مشق نمبر 3 کے سوالات پڑھیں۔

[Pause 00'30"]

© Cambridge University Press & Assessment 2024

مشق نمبر 3:

سوال نمبر 10

آپ انگریزی زبان سیکھنے سے متعلق چھ لوگوں کی گفتگو سن رہے ہیں۔ ہر ایک شخص کو اس کی دی گئی رائے (**A–G**) سے ملائیں۔
ہر شخص کے لیے انگریزی حروف (**A–G**) میں سے ایک حرف دیے گئے خانے میں لکھیں۔ ہر حرف کا استعمال صرف ایک بار کریں۔
ایک حرف اضافی ہے جسے استعمال کرنے کی ضرورت نہیں۔
آپ ہر حصے کو دو بار سنیں گے۔

[Pause 00'05"]
[Signal]
[Pause 00'03"]

پہلی رائے
Female, late teens
میں ایک سیکنڈری اسکول میں ہر ہفتے 6 گھنٹے انگریزی پڑھتی ہوں۔ ہم ہر ہفتے 1 گھنٹے کے لیے انگریزی کے مزاحیہ پروگرام دیکھتے ہیں جس سے ہمیں بات چیت کرنے میں مدد ملتی ہے۔ان پروگراموں میں زیادہ تر تو امریکی پروگرام ہوتے ہیں لیکن مجھے برطانوی پروگرام دیکھنے میں زیادہ لطف آتا ہے۔اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ ان کا لہجہ سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے اور دوسری بات یہ کہ ان پروگراموں میں برطانوی ثقافت نمایاں ہوتی ہے۔

دوسری رائے
Male, early 20s
میں حال ہی میں دبئی سے پاکستان آیا ہوں۔ میں نے اپنی اسکول تک تعلیم دبئی کے امریکن اسکول میں حاصل کی۔ میں اپنے نئے کالج میں انگریزی کی کلاسوں میں شرکت کر رہا ہوں۔ مجھے یہ جان کر حیرت ہوئی کہ ہمارے کالج میں بہت سے طالب علم پڑھتے تو برطانوی نصاب ہیں لیکن وہ امریکی لہجے میں انگریزی بولنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ ہر کوئی مجھ سے بات کرنے کا بہانہ ڈھونڈتا ہے۔

تیسری رائے
Female, late 20s
یوں تو مجھے نئی زبانیں سیکھنے کا بہت شوق ہے، لیکن ایک بات کی وجہ سے مجھے کافی پریشانی کا سامنا ہے۔ جب میں کلاس میں انگریزی میں جواب دیتی ہوں تو میری انگریزی کی استانی کبھی بھی میری غلطیوں کو درست نہیں کرتیں۔ کیا یہ ان کا کام نہیں ہے؟ میں اپنی بول چال میں بہتری کیسے لا سکتی ہوں؟ میری سہیلیاں کہتی ہیں کہ مجھے بول چال میں گرامر کے تمام اصول بھول جانے چاہئیں جو میں نے چھوٹی عمر میں سیکھے تھے۔

چوتھی رائے
Male, late 50s
میں واقعی صحیح لہجے کے ساتھ انگریزی کو ٹھیک طریقے سے بولنا چاہتا ہوں۔ دراصل مجھے چند حروف کی آوازوں میں مشکل پیش آتی ہے۔ ہمارے گھر میں زیادہ تر عربی یا فارسی بولی جاتی ہے اس لیے انگریزی زبان کے چند حروف میرے لیے اجنبی ہیں۔ میرا مستقبل میں فضائی میزبان بننے کا ارادہ ہے، اس لیے چاہتا ہوں کہ دنیا بھر کے لوگوں سے گفتگو کرتے وقت کوئی مشکل پیش نہ آئے۔

© Cambridge University Press & Assessment 2024

پانچویں رائے

Female, 30s

میں نے اسکول میں 5 سال انگریزی زبان پڑھی ہے لیکن گزشتہ چھ ماہ سے میں انٹرنیٹ اور کتابوں کی مدد سے اپنی زبان کو بہتر بنانے کی کوشش کر رہی ہوں۔ یوں تو مطالعے کے انتخاب کے لیے بہت کچھ مل جاتا ہے لیکن مجھے یہ نہیں معلوم کہ ان میں سے میرے لیے کیا بہتر ہے۔ دراصل میں صرف امتحان پاس کرنے کے لیے زبان نہیں سیکھنا چاہتی بلکہ میں چاہتی ہوں کہ بچوں کے لیے انگریزی زبان میں کہانیاں لکھوں۔

چھٹی رائے

Male, early 40s

مجھے بچپن سے انگریزی زبان سیکھنے کا شوق تھا لیکن چونکہ میں نے ابتدائی تعلیم پاکستان کے ایک سرکاری اسکول میں حاصل کی جہاں سب کچھ اردو میں ہی پڑھایا جاتا تھا،اس لیے میری انگریزی اتنی اچھی نہیں تھی۔ اتفاق سے چند سال پہلے ہمارے پڑوس میں ایک انگریز فیملی آکر رہنے لگی جن کے بچوں سے میری دوستی ہو گئی ۔اب میں اپنے کالج کے دوستوں میں سب سے بہتر انگریزی بولتا ہوں۔

[Pause 00’05”]

اب آپ یہ گفتگو دوبارہ سنیں۔

[Repeat]

مشق نمبر 3 ختم ہوئی۔ اب آپ تھوڑی دیر میں مشق نمبر 4 سنیں گے۔ پرچے میں دیے گئے مشق نمبر 4 کے سوالات پڑھیں۔

[Pause 00’30”]

مشق نمبر: 4

سوال نمبر: 11 تا 18

آپ یوٹیوب پر مشہور بلاگر مریم سے لیا گیا ایک انٹرویو سن رہے ہیں۔ انٹرویو سن کر ہر سوال کے لیے (C یا A, B) میں سے صحیح جواب کے سامنے دیے گئے خانے میں (✓) ٹک کا نشان لگائیں۔
آپ یہ انٹرویو دو بار سنیں گے۔

میزبان: آج ہم جس شخصیت کا انٹرویو کرنے جا رہے ہیں ان کا تعلق ڈیجیٹل میڈیا سے ہے۔ مریم ایک عرصے سے آن لائن بلاگ لکھ رہی ہیں اور ایک یو ٹیوب چینل کی رپورٹر بھی ہیں۔
تو آیئے مریم سے بات کرتے ہیں۔
السلام علیکم مریم!

مریم: جی وعلیکم السلام!

میزبان: سب سے پہلے تو یہ بتائیں کہ امریکہ میں آپ کہاں مقیم ہیں؟

مریم: ویسے تو میں امریکہ میں ہی مقیم ہوں، لیکن چونکہ میرے بہن بھائی امریکہ کے مختلف شہروں میں رہتے ہیں اس لیے میں زیادہ تر وقت ان کے ساتھ مختلف شہروں میں گزارنا پسند کرتی ہوں۔ یوں تو نیویارک میں میرا اپنا گھر بھی ہے لیکن میں کبھی کبھار ہی وہاں جاتی ہوں۔

میزبان: بہت خوب! یہ بتایئے کہ اتنا گھومنے پھرنے سے آپ کے کام پر تو اثر نہیں پڑتا؟

مریم: جی نہیں! ایسا بالکل بھی نہیں ہے۔ خوش قسمتی سے میرا زیادہ تر کام آن لائن ہی ہوتا ہے، اس لیے میں جہاں بھی جاتی ہوں اپنا لیپ ٹاپ ساتھ لے جاتی ہوں، اور انٹرنیٹ تو آج کل ہر جگہ موجود ہوتا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ مجھے اپنا کام بے حد پسند ہے کیوں کہ روزانہ گھنٹوں ایک جگہ دفتر میں بیٹھ کر کام کرنا میرے بس کی بات نہیں۔

میزبان: بہت بہتر! آپ نے بلاگ لکھنا کب اور کیسے شروع کیا؟

مریم: جب میں اسکول اور کالج میں پڑھتی تھی تو دوسرے طلبا کی طرح مجھے بھی آن لائن بلاگ اور تجزیے وغیرہ پڑھنے کا شوق تھا۔ میں اپنی دوستوں کے ساتھ اکثر ان بلاگز پر بحث کیا کرتی تھی اور ہماری رائے ایک دوسرے سے مختلف ہوتی تھی۔ میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ صرف دوسروں کی رائے سے اختلاف کرنے کی بجائے اگر میں خود اپنی رائے بھی پیش کروں تو شاید یہ زیادہ بہتر ہوگا۔ لہٰذا میں نے بھی بلاگ لکھنا شروع کیا۔ خوشی کی بات یہ ہے کہ دوستوں اور گھر کے افراد نے بھی میری بہت حوصلہ افزائی کی اور میرے شوق کو سراہا۔

میزبان: یقیناً۔ یہ تو آپ نے شوق کے طور پر شروع کیا۔ پھر یہ آپ کے مستقل کام میں کیسے بدل گیا؟

مریم: مجھے لکھنے کا شوق تو تھا ہی اور اتفاق سے ایک دن میں نے نیٹ پر ایک کمپنی کا اشتہار دیکھا جس میں انہیں اپنی مختلف مصنوعات کے تعارف کے لیے بلاگر کی ضرورت تھی۔ اس کام میں جو چیز میرے لیے سب سے زیادہ پرکشش تھی وہ یہ کہ مجھے اس کمپنی کی مختلف مصنوعات کو استعمال کرکے اس کے بارے میں حقیقت لکھنی تھی۔ یہ بات انٹرنیٹ کی دنیا میں شاید کم ہی دیکھنے کو ملتی ہے کیوں کہ بہت سی کمپنیاں اپنے بارے میں صرف مثبت رائے ہی لکھوانا چاہتی ہیں۔ بس یہیں سے میرا شوق میرے کام میں بدل گیا۔

میزبان: بہت اچھا! اب کچھ باتیں آپ کے بچپن کی بھی ہو جائیں۔ یہ بتایئے آپ کا بچپن کہاں اور کیسا گزرا؟

مریم: مجھے لگتا ہے کہ میری عمر کے لوگوں کا بچپن اتنا زیادہ دلچسپ نہیں تھا۔ کیونکہ ہم لوگ بچپن سے ہی کمپیوٹر، انٹرنیٹ اور موبائل فون وغیرہ سے واقف تھے اور آج بھی اسی ٹیکنالوجی میں گم رہتے ہیں۔ البتہ مجھے اپنی امی کے بچپن کے واقعات سن کر بہت اچھا لگتا ہے، بلکہ یوں لگتا ہے جیسے پریوں کی دنیا کی کہانی سن رہے ہوں۔

میزبان: اچھا! یہ تو بڑی دلچسپ بات ہے، ہمیں بھی کچھ بتائیے اپنی امی کے بچپن کے بارے میں۔

مریم: میری امی گاؤں میں رہتی تھیں اور ان کے زمانے میں گرمی کی دوپہر بہت طویل ہوتی تھی۔ دوپہر کے کھانے کے بعد جب گھر کے بڑے چند گھنٹے سونے کے لیے اپنے کمروں میں چلے جاتے تو اس دوران سب خاندان بھر کے بچے گھر کے باہر کھلے میدان میں ایک کے بعد دوسرے اور پھر تیسرے کھیل میں مشغول ہو جایا کرتے تھے۔ چونکہ پورے خاندان کے لوگ ایک ساتھ ہی رہتے تھے اس لیے ہر دن کا الگ پروگرام ترتیب دیا جاتا تھا۔

میزبان: ارے واہ! یہ تو واقعی دلچسپ کہانی ہے۔ ہمیں مزید کچھ بتائیے اس بارے میں۔

مریم: (مسکراتے ہوئے) میری امی بتاتی ہیں کہ ان کے ہاں گڑیوں کے گھر ہوا کرتے تھے۔ سارے کزنز مل کر گڑیا گڈے کا کھیل کھیلتے۔ دو گروپ بن جاتے۔ ایک دولہے والے اور ایک دلہن والے۔ پھر شادی بیاہ کے گیت گاتے اور گڈے گڑیوں کے لیے چھوٹے چھوٹے کپڑے سیتے۔ جس دن گڈے اور گڑیا کی شادی ہوتی، سب یوں تیار ہوتے کہ لگتا تھا واقعی کسی کی شادی میں شرکت کے لیے آئے ہیں۔ اور تو اور، آنے والے مہمانوں کے لیے باقاعدہ کھانے کا بھی انتظام ہوتا۔

میزبان: بہت خوب! آپ آج کل کے نوجوانوں کو کیا پیغام دیں گی؟

مریم: میں نوجوانوں سے کہوں گی کہ وہ جدید ٹیکنالوجی کا استعمال ضرور کریں، کیونکہ اس کے بغیر گزارہ نہیں، لیکن اپنے خاندان والوں کے ساتھ بھرپور وقت گزاریں، کیونکہ زندگی کی اصل خوشی اسی میں ہے۔

میزبان: ہمارے پروگرام میں شرکت کے لیے آپ کا شکریہ۔

مریم: انٹرویو کی دعوت دینے کے لیے آپ کا بھی بہت شکریہ۔

[Pause 00’30”]

اب آپ یہ بات چیت دوبارہ سنیں۔

[Repeat]
[Pause 00’30”]

ریکارڈنگ ختم ہوئی اور اس کے ساتھ یہ امتحان بھی ختم ہوا۔

This is the end of the recording and of the examination.

© Cambridge University Press & Assessment 2024

BLANK PAGE

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (Cambridge University Press & Assessment) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

To avoid the issue of disclosure of answer-related information to candidates, all copyright acknowledgements are reproduced online in the Cambridge International Education Copyright Acknowledgements Booklet. This is produced for each series of examinations and is freely available to download at www.cambridgeinternational.org after the live examination series.

Cambridge International Education is the name of our awarding body and a part of Cambridge University Press & Assessment, which is a department of the University of Cambridge.